احرار کارکن

مجلس احرارِ اسلام قافلۂ سخت جاں ہے۔ احرار کارکن اپنے ارادوں اور عزائم کے اعتبار سے مضبوط اور مستحکم لوگ ہیں۔ انہیں راستے سے ہٹانا بہت مشکل اور ناممکن ہے۔ بڑے بڑے ارجمند طبع آزمائی کر کے ہار گئے اور ان کی سازشیں دم توڑ گئیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ احرار باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کا بیڑا پار لگانا چاہیں اسے کوئی نہیں ڈبو سکتا۔ آپ نے مجھے قائدِ احرار کہا ہے۔ میں قائد نہیں صرف احرار کارکن ہوں اور سراپا احرار ہوں۔ قائدینِ احرار قبروں میں جا چکے ہیں وہی اس منصب کے اہل تھے۔ ہمارے اصلی قائد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ ہم ان کے نقشِ قدم پر رہیں تو یہی ہماری کامیابی ہے۔

ہمارے اکابر نے طویل جدوجہد اور قربانی کے بعد انگریز سامراج کو برصغیر سے نکالا، ہم آج انگریز کی باقیات مرزائیوں اور انگریز کے کافرانہ نظامِ ریاست و سیاست کے خلاف علم بغاوت بلند کر رہے ہیں۔ ہماری منزل اسلام کا بطور نظامِ حیات مکمل نفاذ ہے۔ اسلام موجودہ انتخابی سسٹم کے ذریعے کبھی نہیں آ سکتا۔ اسلام کو پارلیمنٹ اور جمہوریت کے ذریعے لانے کا دعویٰ رکھنے والے دھوکہ دے بھی رہے ہیں اور دھوکہ کھا بھی رہے ہیں۔ موجودہ سیاسی جماعتیں سیکولرازم کی حامی ہیں اور ناموں کے فرق کے ساتھ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی دونوں کی قدرِ مشترک دین دشمنی ہے۔ مگر طریقہ اپنا اپنا ہے۔ یہ سب ہمارے کچھ نہیں لگتے۔ احرار کارکن اپنی صفوں کو منظم رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو دینِ متین کے لئے خوب محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محسنِ احرار، ابنِ امیرِ شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آخری خطاب بموقع افتتاح دفتر جدید مجلس احرارِ اسلام پاکستان لاہور ۱۸ اپریل ۱۹۹۹ء